

دفتر برائے تعلقات عامہ و میڈیا کو آرڈی نیشن
جامعہ ملیہ اسلامیہ
نئی دہلی

26 مئی 2020

پریس ریلیز

جامعہ کی فیکلٹی آف لاء میں 'آن لائن ثالثی: تنازعات کے حل کا مستقبل' کے عنوان پر ویبنار کا انعقاد

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے فیکلٹی آف لاء نے 23 مئی 2020 کو 'آن لائن ثالثی: تنازعات کے حل کا مستقبل' کے عنوان سے ایک ویبنار کا اہتمام کیا۔ وائس چانسلر پروفیسر نجمہ اختر نے ویبنار کی کارروائی کی صدارت کی۔ کیرالہ ہائی کورٹ کے جج جسٹس اے محمد مصدق نے بطور مہمان خصوصی اس تقریب میں شرکت کی۔ ممتاز مقررین کے پینل میں پروفیسر بی ٹی کول، ماہر تعلیم اور دہلی جوڈیشل اکیڈمی کی سابقہ چیئر پرسن محترمہ نیڈنی گور، ایڈووکیٹ آن ریکارڈ، ہندوستان کی سپریم کورٹ، کرنج والا اینڈ کمپنی کے سینئر پارٹنر پر مشتمل تھے۔ ویبنار میں قانونی اور غیر قانونی دونوں موضوعات سے دلچسپی رکھنے والے طلباء، اساتذہ اور ملک کے دیگر تعلیمی اداروں کے فیکلٹی ممبران، قانونی پیشہ ور افراد اور قانون کے شوقین افراد نے شرکت کی

اپنے صدارتی خطاب میں، پروفیسر نجمہ اختر نے کووڈ-19 کے وبائی دور چیلنجوں کے باوجود مثبت مواقع پر روشنی ڈالی۔ معزز مہمانوں اور شرکاء سے تنازعات کے جلد حل کے لئے ان کی تلاش میں جدید نقطہ نظر سے حل کیے جانے کا مطالبہ کرتے ہوئے آسان اور قابل رسائی طریقہ کار پر روشنی ڈالی، انہوں نے کہا کہ اس کی لاگت اور وقت کی وجہ سے آن لائن ثالثی اس سلسلے میں ایک بہترین طریقہ ہو سکتا ہے۔

خیرمقدمی خطاب میں، شعبہ قانون کے ڈین، پروفیسر ساجد زیڈ۔ امانی نے قدیم زمانے سے لے کر اب تک تنازعات کے دوستانہ حل پر روشنی ڈالی۔

ویبنار کے کنوینر پروفیسر محمد اسد ملک نے وضاحت کی کہ کووڈ-19 کی وجہ سے پوری دنیا کو زبردست چیلنج کا سامنا ہے، اور لوگ آن لائن ٹیکنالوجی کی مدد سے گھر گھر کام کر رہے ہیں۔ چونکہ کووڈ 19 کے ذریعہ پیدا ہونے والی رکاوٹ ایک طویل عرصے تک جاری رہ سکتی ہے اور انصاف کے روایتی راستوں یعنی عدالتیں اپنے سامنے زیر التواء قانونی چارہ جوئی کو ختم نہیں کرسکیں گے۔ آن لائن تنازعہ حل انصاف پر بوجھ کم کرنے میں بے حد مددگار ثابت ہوگا۔ انہوں نے شرکاء کو ویبنار کے اغراض و مقاصد کے بارے میں بھی تفصیل سے آگاہ کیا۔

ایڈووکیٹ نندنی گور نے شرکاء کو بتایا کہ تنازعات کے حل کے لیے ایڈہاک طریقہ کار کے مقابلے میں پائیدار اور مستقل حل تلاش کرنے کی جستجو میں، فریقین تنازعات کے حل کے لئے ایک ترجیحی عمل کے طور پر ثالثی ڈھونڈ رہے ہیں۔ یورپی ممالک مثلاً یونان اور ہالینڈ کی مثال کے طور پر جن کا ثالثی نظام انتہائی ترقی یافتہ ہے، کا حوالہ دیتے ہوئے، محترمہ گور نے ہندوستان میں ثالثی سے متعلق مضبوط قانونی فریم ورک کی کمی کو اجاگر کیا اور طریقہ کار کی پیچیدگیوں اور قابو پانے کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈیجیٹل دستخط اور دیگر جدید ٹیکنالوجیز کا استعمال تنازعات کے حل کے آن لائن طریقوں میں چیلنجوں پر قابو پانے میں معاون ثابت ہوگا۔

ہندوستان میں ثالثی کی فلسفیانہ اور تاریخی جڑوں پر روشنی ڈالتے ہوئے ، نامور قانون داں پروفیسر بی ٹی نے کس طرح مہاتما گاندھی نے ثالثی کو بطور ٹریڈ یونینوں اور احمد آباد کی ٹیکسٹائل مل مالکان کے مابین تنازعہ حل کرنے کے لئے بطور ذریعہ ثالثی کا استعمال کیا اور تحریک آزادی کے لئے تفرقہ بازی کے خطرے کو کیسے دور کیا اس پر گفتگو کی ۔

افکان انفراسٹرکچر لمیٹڈ کیس کے مضمرات کا حوالہ دیتے ہوئے پروفیسر کول نے متبادل تنازعات کے حل کے طریقوں کی گنجائش کی وضاحت کی۔ اس کے شریک / باہمی تعاون کی نوعیت کی وجہ سے اے ڈی آر کی افادیت کو اجاگر کرتے ہوئے جو عام طور پر غیر جانبدار اور غیر جانبدار ثالث کے ذریعہ رہنمائی کرتا ہے اور جو عمل کے دوران رازداری کا عنصر ہے ۔ پروفیسر کول کے مطابق ، آن لائن تنازعات کے حل کے عمل کے لیے رازداری اور ثالثوں کی تربیت کو یقینی بنانا لازمی شرائط ہیں اور آن لائن ثالثی کو کامیاب بنانے کے لئے ثالثوں اور فریقین کے مابین اعتماد قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

اے ڈی آر کے معزز جسٹس اے محمد مصدق نے اس بات پر زور دیا کہ تنازعات کے حل کے لئے عدالتوں کے موجودہ بنیادی ڈھانچے سے ہٹ کر سوچنے کی ضرورت ہے جو متنازعہ فریقوں کے ذریعہ باہمی اقدام کے ذریعہ ثالثی کے عمل کو مؤثر انداز میں حل کر سکتا ہے۔

احمد عظیم
پی ار او میڈیا کوآرڈینیٹر